فون نمبر ۲۶۱۳۵ — ۷۹۶ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷۷۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

ایڈیٹر ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم

سالانہ دو سینی صرف چار روپے — لکھنؤ
فی پرچہ ۱۰ پیسے — ۰.۱۰

ترسیل زر کا پتہ
۱. محمد حسن شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار امین آباد لکھنؤ
۲. مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں خط و کتابت ایڈیٹر سے اور انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر (۳)	۱۵ جولائی مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ	شمارہ نمبر (۲۱)

ظہور نبوی ﷺ

از مصلح الدین احمد امیر کاکوروی

ہر طرف سے جب ہوائے اختیار آنے لگی — اور زمانہ پر فضائے خلفشار آنے لگی
حضرتِ آدم کی کامل سرفرازی کے لئے — جوش پر خود رحمتِ پروردگار آنے لگی
شامہ تھا مست سراپا فضا میں عطر بیز — وادیٔ بطحا میں بوئے مشکبار آنے لگی
آمنہ کے گھر میں تھا حور و ملائک کا ہجوم — اور درودوں کی صدا بے اختیار آنے لگی
احمدِ ختم الرسل کی پیشوائی کے لئے — پھر فرشتوں کی قطار اندر قطار آنے لگی
نور سجدے میں گیا تاریکیاں رخصت ہوئیں — اب شعاعِ وجہِ مطلق آشکار آنے لگی
پھر چراغِ دینِ ایماں سب فروزاں ہو گئے — روشنی حق کی دلوں تک تا بدار آنے لگی

وہ حرم کی گھاٹیاں بھی جگمگا اٹھیں امیر
اب تجلی حسن کی بے اختیار آنے لگی

محمد کہ ماہِ عرب بن کے چمکے — محمد کہ مہرِ عجم بن کے آ چمکے
محمد کہ فانوسِ حسنِ ازلی تھے — حوادث میں وہ قدم بن کے چمکے
غلاموں نے ان کے سلیمانیاں کیں — گدا ان کے خاقان و جم بن کے چمکے
وہ صدیق اکبر وہ فاروق اعظم — محمد کے نقشِ قدم بن کے چمکے
وہ عثمان و حیدر حسین و حسن سب — امام امام الامم بن کے چمکے

صلوٰۃ و سلام و درود ان کے اوپر
وہ فاران سے شمعِ حرم بن کے چمکے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی ابدی تعلیمات

یہ ربیع الاوّل کا مہینہ ہے عربی زبان میں ربیع موسم بہار کو کہتے ہیں۔ یہی مہینہ تھا جب دنیا کے خزاں رسیدہ چمن میں زندگی کی بہار آئی تھی سرکارِ دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم خاکی کو اپنے وجود پر نور سے منور فرمایا تھا اور عرب ملک کو یہ سعادت حاصل ہوئی تھی کہ اس کا مرکزی شہر مکہ رحمۃ العالمین کی ولادت گاہ ہونے کا شرف حاصل کرے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد محترم حضرت عبداللہ وفات پا چکے تھے۔ والدہ محترمہ حضرت آمنہ چھ برس زندہ رہیں۔ آپ کی پرورش دادا عبدالمطلب کے سپرد ہوئی نویں سال وہ بھی دنیا سے سدھارے۔ ان کے انتقال کے بعد حضور کی کفالت آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے کی۔

بچپن سے آپ کے عادات و اطوار بتا رہے تھے کہ آگے چلکر بڑی عظمت و منزلت حاصل کریں گے سارے عرب میں لوٹ مار قتل و غارت گری کا طوفان برپا تھا چھوٹے بڑے سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے لیکن آپ کا شروع ہی سے ایسی فضاؤں سے دم گھٹتا تھا۔ اور یہ رنگ دیکھ دیکھ کر طبیعت کڑھتی تھی نوعمری ہی کے زمانے میں اس صورت حال کی اصلاح کے لئے جدوجہد شروع کر دی۔ کچھ اصلاح پسند اشخاص کے ساتھ ایک انجمن میں شریک ہوئے ان لوگوں نے قسم کھا کر عہد کیا کہ ملک کی موجودہ خلفشار کو دور کرینگے ظلم و ستم کے بجائے امن و عافیت کے قیام کی جدوجہد کرینگے مسافروں و غریبوں کی خبر لیں گے کمزوروں کو طاقتوروں کے ظلم سے بچائیں گے۔

آپ کی نیکی آپ کی ایمانداری آپ کی سچائی آپ کی خیرخواہی اور آپ کی امن پسندی سے سارا ملک متاثر تھا۔ ہر شخص آپ کو محبت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ آپ کی باتیں توجہ سے سنتا تھا اور آپ پر اعتماد کرتا تھا سارے شہر میں آپ صادق و امین کے نام سے مشہور تھے۔ اور لوگ بڑے نازک موقعوں پر آپ کی رائے کے مطابق عمل کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مکہ میں بہت طوفانی سیلاب آیا۔ اس سے کعبہ کی عمارت کو نقصان پہونچ گیا۔ دیواریں جابجا پھٹ گئیں۔ قریش نے دوبارہ اس کی مرمت کا انتظام کیا جب دیواریں کچھ بلند ہو گئیں اور وقت آیا کہ حجر اسود اٹھا کر رکھا جائے تو آپس میں اختلاف شروع ہوا کیونکہ یہ پتھر حضرت ابراہیم علی نبینا کے زمانہ کی یادگار ہے اور ابراہیم کی ذات سب کی محبت اور عقیدت کا مرکز تھی اس لئے ہر خاندان یہ خواہش مند تھا کہ اس پتھر کو اپنے ہاتھ سے دیوار میں لگائیں۔ پتھر ایک تھا لگانے کی خواہش بہتوں کو تھی۔ اس وقت سخت نزاع پیدا ہو گئی۔ کئی دن اسی حال میں گذر گئے قریب تھا کہ جنگ چھڑ جائے بالآخر بعض سمجھداروں نے اس جھگڑے کو چکانے کے لئے یہ طے کیا کہ کوئی پنچ مقرر کر دیا جائے بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے پایا کہ صبح کو جو شخص سب سے پہلے حرم محترم میں داخل ہو اس معاملہ کا فیصلہ اسی کے سپرد کیا جائے۔ خوش قسمتی سے سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں داخل ہوئے تو سب کہنے لگے۔ یہ تو بڑے امانت والے ہیں ہم انھیں پسند کرتے ہیں۔ آپ نے ایک چادر منگوا کر اس پر حجر اسود کو رکھا پھر تمام قبائل کے نمائندوں کو کہا کہ آپ لوگ اسے پکڑیئے اس طرح سب کی شرکت سے حجر اسود اٹھا کر اس جگہ تک لائے جہاں اسے لگانا تھا۔ پھر آپ نے سب کے معتمد کی حیثیت سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر اس جگہ پر لگا دیا۔ اس وقت آپ کا سن ۳۵ سال کا تھا۔ اس واقعہ نے آپ کو سارے شہر میں مشہور کر دیا اور ہر شخص آپ کو محبت و عقیدت اعتماد و عظمت کی نظر سے دیکھنے لگا۔

ادھر جوں جوں وقت گذرتا گیا بنی نوع انسان کی خیرخواہی کا جذبہ بڑھتا گیا۔ ہر وقت فکر رہنے لگی کہ کس طرح اس درماندہ راہ قافلہ کو منزل مقصود کے رخ پر لگایا جائے کیونکر انسانوں کو ایسی تعلیم دی جائے کہ تنگی و کوتاہ نظری کے بجائے ان کے دلوں میں گنجائش اور ان کی نظروں میں وسعت پیدا ہو۔ وہ ملک اور وطن کے محدود رقبوں سے نکل کر سارے عالم کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنائیں اور نسل و خاندان قوم و قبیلہ کے تنگ دائروں کے بجائے ساری دنیا انسانیت کو اپنا دائرہ عمل قرار دیں

ایمان و صداقت جہاں نظر آ جائے اس کی قدر کریں بے ایمانی و دغا بازی کو برا سمجھیں خواہ اس کا کرنے والا اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ عقیدہ کی صورت اور عمل کی خوبی کو محبت و عقیدت کا معیار بنائیں۔ اگر دشمن بھی نیکی اور پارسائی اختیار کرے تو اس سے محبت کریں اور اگر اپنا سگا بھائی بھی گمراہ، بدکاری اور بے راہ روی اختیار کرے تو اس سے بیزاری ظاہر کرے۔ ایک طرف آپ کی کشادہ نظری کا یہ عالم، دوسری طرف دنیا پر نظر جاتی تو وہاں بالکل برعکس۔ چاروں طرف خود غرضی، نفس پرستی کا دور دورہ نظر آتا۔ یہ وطن انھیں فکروں میں غرق رہے۔ آبادیاں، ویران وادیوں اور سنسان غاروں میں بیٹھے بیٹھے کئی کئی دن گزر جاتے اسی حالت میں عمر شریف ۴۰ سال کو پہنچ گئی۔ ایک رات رمضان المبارک کا آخری عشرہ میں غار حرا کے اندر تشریف رکھتے تھے۔ یکایک کانوں میں آواز آئی (اقراء) پڑھ۔ سر اٹھایا تو نظر آیا کہ ایک نورانی شکل سامنے کھڑی ہے۔ یہ حضرت جبرئیل امین تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھئے حضور اکرم چونکہ امی تھے دنیا کے کسی مکتب میں تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ اس لئے آپ نے جواب دیا۔ (ما انا بقاری) (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں) اب مقدس فرشتہ بغل گیر ہوا پھر یہی فرمائش کی۔ آپ نے پھر یہی جواب دیا۔ فرشتہ نے پھر آپ کو اپنی آغوش میں لیا۔ اور کہا پڑھئے اب اس نے خود کلمے آپ کو سنائے اور جس طرح اس نے پڑھا اسی طرح آپ نے دہرائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک یعنی قرآن مجید فرقان حمید کا پہلا نزول تھا۔ اس کے بعد فرشتہ رخصت ہو گیا۔ یہ وحی الٰہی کا پہلا تجربہ تھا۔ آپ غار حرا سے تشریف لائے تھوڑی دیر کمبل اوڑھ کر لیٹ رہے سکون ہوا تو بی بی خدیجہ سے سارا حال بیان کیا۔

آپ کی تعلیمات پر تفصیلی نظر ڈالنا آسان نہیں۔ نمونتاً کچھ ارشادات قلم بند کرتا ہوں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضور سرور کائنات کے مرتب کئے ہوئے نظام زندگی میں ایمان۔ اخلاق اور عمل کا امتزاج کس نوعیت کا ہے۔ سنئے حضور فرماتے ہیں۔

۱۔ ایمان کے بہتر شعبے ہیں۔ اس کی جڑ یہ ہے کہ تم خدا کے سوا کسی کو معبود نہ مانو اور اس کی آخری شاخ یہ ہے کہ راستہ میں اگر کوئی چیز دیکھو جو بندگان خدا کو تکلیف دینے والی ہو تو اسے ہٹا دو۔ اور حیا بھی ایمان ہی کا ایک شعبہ ہے جسم و لباس کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

۲۔ مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان و مال کا کوئی خطرہ نہ ہو

۳۔ اس شخص میں ایمان نہیں جس میں امانتداری نہیں اور وہ شخص بے دین ہے جو عہد کا پابند نہیں۔

۴۔ جب نیکی کر کے پچھتاوا نہ ہو تو مومن ہے ایمان تدین توکل اور فراخدلی کا نام ہے۔

۵۔ بہترین ایمانی حالت یہ ہے کہ تیری دوستی اور دشمنی خدا کے واسطے ہو تو تیری زبان پر خدا کا نام جاری ہو اور تو دوسروں کے لئے وہی کچھ ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔

۶۔ تم میں سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک میں سب سے بڑھا ہوا ہو۔

۷۔ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیے۔

۸۔ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دینی چاہیے۔ مومن کبھی طعنہ دینے والا لعنت کرنے والا۔ بدگو اور زبان دراز نہیں ہوا کرتا۔

۹۔ مومن سب کچھ ہو سکتا ہے مگر جھوٹا اور خائن نہیں ہو سکتا۔

۱۰۔ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے جس کی بدی سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔

۱۱۔ جو شخص اپنا غصہ نکال لینے کی طاقت رکھتا ہو اور پھر ضبط کر جائے اس کے دل کو خدا ایمان اور اطمینان سے لبریز کر دیتا ہے۔

۱۲۔ جو شخص کسی ظالم کو جانتے ہوئے بھی اس کا ساتھ دے وہ اسلام سے نکل گیا۔

(باقی آئندہ)

مکتوبات:-

جوابِ خط

ہم نے اب تک مصلحتِ وقت اور ماحول سے متاثر ہو کر ہر بات اشارتاً کنایتاً تک محدود رکھی خیال تھا کہ ذمہ دار لوگ یا تو غیر جانبداری کے ساتھ اس پر توجہ کریں گے مگر بدقسمتی ہماری ہی۔ اخبار کے جو اوراق ہم نے قلم بند کئے تھے اور وہ اردو میں لکھے تھے بقول کسی کے ؎

زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم

سنانے والے نے جو باتیں اس کی سمجھ میں آئیں نہیں اسکو غلط بتا دیا یعنی یا پھر ہمارا مفہوم حضور کی سمجھ میں نہ آیا۔ ہم اگر لفظ بہ لفظ واقعات قلم بند کر دیتے تو ذمہ داران اسکول کا یہ قول صحیح ثابت ہو جاتا کہ اشتعال پھیلانے کا واحد ذمہ دار اخبار ہے۔ بابو جی آپ اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کچھ مصالحہ آپ کے پاس ہو تو لکھئے تاکہ تحقیق کی جا سکے۔ اب تک کوئی ایسی بات بھی آپ بتا سکتے ہیں جو آپ کے کانوں تک آپ کے ذمہ داران اسکول نے پہونچانے کی کوشش کی ہو۔ آپ کو اسکول کے حالات سے واقف کیا ہو۔ اگر آپ کا مقصد اخبار ہی سے معلوم کرنا ہے تو سنئے:-

١۔ آپ کے استاد صاحب نے تعلیمی گھنٹوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جن گندے الفاظ میں توہین کی اس کا آپ کو علم ہوا یا کرایا گیا؟ نہیں اور یقیناً نہیں!

٢۔ لیجئے استاد ڈکشت جی مہاراج نے ہندی کے گھنٹے میں سبق پڑھاتے ہوئے فرمایا کہ تاج محل ہندوؤں کے خون کے گارے سے بنایا گیا۔ کالوری اسکول بھی اسی طرح مسلمانوں کے خون سے بنے گا۔ کیا آپ کو اس کی کوئی اطلاع کی گئی؟ یقیناً نہیں۔ کیونکہ اس کو اہم سمجھا ہی نہیں گیا۔

٣۔ اسٹرائیک جن استادوں کے بل بوتے پر ہوئی ان کے نام آپ کو معلوم نہیں۔ ڈکشت، راٹھور، پانڈے، ترپاٹھی۔ ہم نے علم ہونے پر پہلے تحقیق کی پھر یہ سوچ کر کہ ہندو مسلم خلیج بڑھ جائے گی عوام کو روکا کہ ہم اسکول کے حالات پر نظر رکھے ہوئے ہیں کچھ نہ کچھ وہ ضرور توجہ کریں گے اسی کے بعد اسٹرائک ہوئی۔ یہی لڑکے جو آج ملزم گردانے جا رہے ہیں۔ اسٹرائیک کے دن ان ہی استادوں کے اشاروں پر اپنی زندگیوں کو چوپٹ کر رہے تھے۔۔۔

½ ٩ بجے ہمیں علم ہوا کہ اسٹرائیک ہو گیا۔ پرنسپل پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آفس کلرک سے جیسٹ ہو چکی۔ ہم دو تین آدمی صرف تماشائی کی حیثیت سے اسکول پہونچے ہیں سڑک ہی پر کچھ لوگوں نے روکنا چاہا! بلکہ یہاں تک کہا کہ آپ لوگ اس وقت اسکول نہ جائیں لڑکے بپھرے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ کوئی بدتمیزی نہ کر بیٹھیں۔ ہم لوگوں نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو وہ بھی دیکھا جائیگا۔ اسکول میں گئے۔ لڑکے ڈمیوں میں فیلڈ میں غل مچا رہے تھے پرنسپل آفس میں بند تھا۔ لڑکوں سے پوچھا بند کیوں ہے معلوم ہوا کہ آفس میں تین چار آدمی پرنسپل۔ مسلمان اساتذہ اور مسلمان کلرک جس سے جھڑپ ہو چکی تھی اس میں بند ہیں۔ ایک استاد صاحب سے ہم لوگ بڑھ کر ملے۔ جو چپراسی دم کے دروازے پر کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ ہم نے پوچھا کہ یہ کیا گڑبڑ ہے لڑکے کیا چاہتے ہیں۔ استاد صاحب تو یہ کہہ کر علیحدہ ہو گئے کہ کسی کی سنتے ہی نہیں ہیں۔ ہم نے لڑکوں کو پکارا لڑکے آفس کے سامنے جمع ہو گئے۔ ہم نے ان سے کہا۔ ان کو سمجھایا کہ چھٹی منیجر کے حکم سے بند کی گئی۔ تم ان ہی سے کہو۔ پرنسپل کچھ نہیں کر سکتا۔ تم منیجر صاحب کے پاس جاؤ۔ اس طرح شور مچانا بیکار ہے۔ بد قسمتی ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے پاس راہبری نہ ہو۔ چنانچہ ایک جتھہ بنا کر منیجر صاحب کے یہاں گئے۔ اتنا سب کچھ تہلکہ مچ گیا مگر آپ کے ممبران کمیٹی خواب خرگوش میں پڑے رہے ایک کو بھی یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ آرام خاص سے نکل کر باہر آتا۔ اور اس شور و غل کو دیکھتا۔ کیا اس اہم واقعہ کی آپ کو کوئی اطلاع کی گئی اور اگر نہیں کی گئی تو کیوں نہیں کی گئی۔ اگر کی گئی اور آپ نے قابل اعتنا نہیں سمجھا تو یقیناً آپ نے ہی کمزوری کی۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ نے ایک ہلکا سا قدم دریافت پر رکھا تھا۔ یہاں

منیجر صاحب نے پرنسپل اور اساتذہ میں ایک آپس میں مجھوتہ کروایا اور معافی منگوادی۔ کیا یہ کارروائی قانونی تھی۔

ہم ری کو جو کچھ ہوا آپ اسے غلط سمجھتے ہیں سمجھیں۔ ہماری آنکھوں میں خاک نہیں ڈال سکتے۔ مکمل سازش فساد کی تھی۔ وہ تو کہیے پرنسپل تھا نہیں۔ ورنہ جو کچھ نہ ہو جاتا کم تھا۔ جو لوگ قصبہ میں آ چکے تھے۔ وہ آ چکے تھے۔ ایک جتھہ جو مالا درگا گنج نہر پر اس انتظار میں بیٹھا تھا کہ اگر کوئی خبر ملے تو وہ آ موجود ہو۔ ان تمام واقعات کی تحقیق پولیس نے باقاعدہ کی ہے ایس پی کی رپورٹ اس کی شاہد ہے

(۵) اب واقعہ مارپیٹ کا رہ جاتا ہے قصبہ کے ہر سمجھدار نے اس کی مذمت کی ہے ہم نے اپنے اخبار کے صفحہ ۲ کالم سطر ۱۵ میں لکھا ہے اور اب بھی ہر اس برے فعل کی مذمت کریں گے جو فرقہ وارانہ اسپرٹ میں کیا جائے گا۔

بابوجی اب آپ کیا تحقیق فرمائیں گے آپ اور آپ کی کمیٹی من مانی کر چکی۔ آپ مجھے معاف کریں گے اگر میں یہ کہوں کہ آپ نے بھی نتائج و عواقب پر غور نہیں کیا۔ جناب کو اس کا علم ہے کہ داخلہ کس رفتار میں چھٹ رہے ہیں اور خارجہ کس رفتار سے ہے جا رہے ہیں۔

کیا جناب کو خبر ہے کہ نئے پرنسپل صاحب کو کن الفاظ کے ساتھ لوگوں سے متعارف کرایا جا رہا ہے عوام اگر آپ کی کمیٹی سے بدظن تھے یا نہیں نہ اہم ہے نہ تعجب خیز مگر خود آپ کی شخصیت آپ کی ہر دلعزیزی پر جو دھبہ آ رہا ہے وہ آپ خود کے لئے کچھ نہ ہی مگر آپ کے بہی خواہوں کے لئے یقیناً تکلیف دہ اور افسوسناک ہے

اسکول۔ ڈسپلن اور نظام واید منسٹریشن پر جب تک منیجر ہوں یا اسسٹنٹ منیجر حاوی رہیں گے کوئی پرنسپل کام نہیں کر سکتا۔ یہ داخلہ پرنسپل کا حق اور ذمہ داری ہے کمیٹی کا کوئی قانون پرنسپل سے یہ حق نہیں چھین سکتا۔ منیجر صاحبان صرف مالیات کے ذمہ دار ہیں۔ وہ غبن ثابت کر سکتے ہیں۔ وہ حسابات کا اندراج غلط کر سکتے ہیں۔ اس پر بھی وہ تنہا کچھ نہیں کر سکتے۔ جب تک انسپکٹر آف اسکول اس کو ضروری نہ سمجھے۔ (باقی آئندہ)

۵۷۔ لارنس روڈ۔ لاہور مورخہ ۲۸ جون ۶۵ء

مکرمی و محترمی جناب ڈاکٹر سید احمد علوی صاحب سلام مسنون!

مزاج شریف۔ آپ کا ارسال کردہ کاکوری اخبار کا سرورق یکم جون ۶۵ء پہونچ گیا۔ خان بہادر مولوی نظام الدین حیدر قبلہ مدظلہ العالی مرحوم و مغفور کی غزل نے ایک عجیب کیفیت پیدا کی گویا خود ان سے ملاقات ہوگئی دوسری طرف کے مضمون سے معلوم ہوا کہ کچھ تصانیف ان کی ایسی بھی ہیں۔ جو مجھ تک نہیں پہونچیں اگر چھپ گئی ہوں تو مجھے ضرور ارسال فرمادیں۔ اگر قلمی ہوں تو بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ بھیجدیں انشاء اللہ مطالعہ کے بعد واپس کر دی جائیں گی۔

حضرت سجادہ نشین صاحب ادام اللہ برکاتہم نے خان بہادر مرحوم کی وفات کی خبر مجھے بھیجی ایک صدمہ جانکاہ ہوا۔ کئی دن طبیعت کو سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا لیکن کہاں سنبھلتی تھی؟ آخر کل خوب کھل کر رو دیا تو ذرا دل کا غبار نکلا اور کچھ طبیعت ہلکی ہوئی۔ ان کے ساتھ میں پانچ سال گذارے۔ کئی کئی دن دورے میں دن رات اکٹھے رہتے۔ کیا لطف مجلس رہتی تھی۔ طبیعت میں مذاق اور بہت لطیف مذاق۔ یہ نہیں کہ خود ہی مذاق کرتے تھے بلکہ دوسروں کے مذاق سے بھی بہت لطف اٹھایا کرتے تھے۔ کبھی رنج و غم کو پاس پھٹکنے نہیں دیتے تھے جب وہ صدر مقام پر ہوتے تو میں شام کو چائے کے وقت ۵ میل کا سفر طے کر کے ضرور ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اکثر ان کے ساتھ چائے نوشی ہوتی۔ چائے تو خیر ایک ضمنی چیز ہوتی تھی۔ وہ لطیفے پھبتیاں ہوتی تھیں کہ مجلس کا لطف قائم رہتا۔ تھا اکثر میں اور وہ دو ہی ہوتے۔ شام کا اندھیرا پھیل جانے پر مجلس برخاست ہوتی اور میں واپس مزید حکایت سا گر ۵ میل کا سفر طے کر کے جاتا کبھی میرے بچے بھی ساتھ ہوتے۔ ان پر بہت الطاف فرماتے اب ماشاء اللہ وہ

بچے جوان ہو چکے ہیں۔ انھوں نے وفات کی خبر سنکر بہت رنج کیا خدا مغفرت کرے۔ بہت واقعات ہیں اور بہت کی باتیں ہیں۔ ایک ایک کر کے یاد آ رہی ہیں۔ اور دل کو ستا رہی ہیں۔ اچھا اب کچھ زیادہ دیر نہ ہوگی ادھر بھی انشاءاللہ اب تیاریاں ہیں۔ امید ہے کہ جلد ملاقات ہوگی واللہ اعلم بالصواب۔

آپ کی عنایت کا شکر گذار ہوں کہ مجھے خان بہادر صاحب کی حاشیہ نشینی کے سلسلے میں یاد رکھا۔ اور خیر رسانی میں تساہلی نہیں فرمائی۔ خداوند کریم آپ کو جزائے خیر دے۔ فقط والسلام۔ حضرت سجادہ نشین صاحب کی خدمت اقدس میں میرا سلام شوق پہنچ جائے تو زہے نصیب۔

خیر اندیش "احمد علی صوفی"

بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲۔

یعقوب انصاری صاحب معتبر ذرائع کی اطلاع ہے کہ گذشتہ ماہ موصوف کو قلبی شکایت ہو گئی تھی۔ دو ایک روز تکلیف زائد رہی۔ فوراً ڈاکٹر کو دکھایا گیا خدا کا شکر ہے اب ٹھیک ہیں۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔

نتائج امتحان

نجم الدین علوی صاحبزادہ وحید الدین صاحب علوی درجہ سوم سکنڈ ڈویژن پاس

ظہیر الدین علوی	،	وقار احمد علوی صاحب	ہفتم	،
رضیہ مشہود	،	مشہود علی مرحوم	ہشتم	،
مسعود	صاحبزادی	محمد خالد صدیقی	میٹرک	،
ناہید	،	نذر احمد صاحب عباسی	،	،
فرزانہ	،	اشتیاق علی صاحب	،	

آصفہ بیگم اظہر الحسن صاحب صدیقی: موصوفہ کچھ عرصہ سے تکالیف میں مبتلا ہیں۔ چیشتر ہومیو پیتھک علاج ہوتا رہا جس سے کوئی نمایاں فائدہ نہ ہوا۔ گذشتہ ماہ پھر کچھ تکلیف بڑھ گئی اب ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا علاج سے بفضلہ تکالیف میں کمی محسوس ہو رہی ہے۔

بیگم اشتیاق علی صاحب عباسی۔ موصوفہ گذشتہ ماہ لاہور گئیں تھیں واپسی پر ریل ہی میں اچانک طبیعت خراب ہو گئی اور آپ صاحب فراش ہو گئیں۔ کوئی اجنبی نیک سیرت محترمہ جو ریل میں سفر کر رہی تھیں آپ کو راولپنڈی لائیں اور گھر تک پہونچا گئیں۔ فوراً ہی لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا ۱۵ روز کافی پریشانی اٹھانی پڑی اب ماشاءاللہ رو بصحت ہیں۔

بقیہ صفحہ ۹

حالت کسی قدر بہتر ہوئی۔ اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ ڈاکٹر معز الدین صاحب علوی خواہ انجکشنوں سے یا اپنی ادویات سے اس پریشان کن حالت میں جبکہ قریب قریب سب مایوس ہو چکے تھے انتہائی عرق ریزی سے کام لیا۔ اور بزرگوں کی توجہات نے محترمہ کو رو بصحت کر دیا۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

سالگرہ:۔

بیگم قاضی راشد علی خان مرحوم۔ نے اپنے پوتے شاہد اقبال عرف عونی سلمہ کی سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی۔ لکھنؤ اور کاکوری کے ہم عمر بچے اور بچیاں کافی تعداد میں شریک محفل ہوئیں یہ پر مسرت تقریب کاکوری میں ہی منائی۔ شام کو کیک کاٹنے کی رسم ادا کی گئی۔ بعد میں سب کو پر تکلف عصرانہ دیا گیا۔

سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم گلی کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔

بیادِ سنانی ڈاک

ترقی: معتبر ذرائع سے ہمیں یہ پر مسرت خبر موصول ہوئی ہے کہ جناب شہاب الدین صاحب انصاری فرنگی محلی کو ان کی نمایاں کارکردگی کو سراہتے ہوئے حکومت نے ان کو ایگریکلچر کا اسسٹنٹ ڈائرکٹر مقرر کر دیا ہے ابھی تک آپ بحیثیت ہارٹی کلچر افسر کام سر انجام دے رہے تھے کچھ دنوں سے آپ حیدرآباد سندھ میں متعین تھے۔ جہاں سے ترقی دیکر آپ کو میرپور خاص منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہم ان کے جملہ متعلقین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

چوٹ آگئی: ایک خبر سے یہ پتہ چلا ہے کہ نقی علی صاحب علوی جو ابھی ۱۲ جون کو نماز فجر ادا کرنے کے لئے مسجد جا رہے تھے۔ جماعت شروع ہو چکی تھی انھوں نے چاہا کہ دوڑ کر شریک ہو جاؤں اسی دوران ان کا انگوٹھا اتفاقاً مڑ گیا۔ اور وہ زمین پر شانے کے بل گر گئے اور کچھ زیادہ اکھڑ گیا جس سے ان کو شدید تکلیف ہوئی۔ نماز اسی حالت میں ادا کرنے کے بعد گھر لائے گئے تو تکلیف دونی بڑھ گئی اتفاق سے ایک دودھ والا پڑوس میں آتا تھا وہ آ رہا تھا اس نے ان کی کرب دبے چینی کی آواز سنی اور دریافت کیا۔ اور اس نے فوراً ٹھیک کر دیا۔ اب بھی دو دن ہی آرام کئے ہوئے تھے کہ آپ کو جماعت اسلامی کے کام سے نواب شاد سندھ پروگرام کے مطابق جانا پڑا۔ آپ نے وہاں متعدد تقریریں کیں اگرچہ ابھی واپس نہیں ہوئے ہیں لیکن خبر ملی ہے کہ پہلے سے بہتر ہیں۔

ندیم ضیاء علوی: صاحبزادہ اکبر علی صاحب علوی کرکٹ کھیل رہے تھے اتفاقاً گیند اچھل کر تھوڑی پر لگ گئی۔ کافی خون نکلا۔ فوراً ڈاکٹر کو رجوع کیا گیا۔ فوری طور پر مرہم پٹی کر کے گھر واپس آ گئے اب بحمد اللہ ٹھیک ہیں۔

بیگم صغیر صاحب سہروردی: معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ کی طبیعت چار پانچ دن سے خراب ہو گئی ان کو ہائی بلڈ پریشر کی شکایات سے علاج ڈاکٹری ہو رہا ہے۔ تازہ اطلاع یہ ہے کہ سکون ہو رہا ہے۔

خلیل یوسف صدیقی لاہور سے خبر ملی ہے کہ ان کی خوشدامن جو اپنے داماد اعتماد الحسن صاحب علوی کے یہاں ڈھاکہ گئی تھیں پچھلے ہفتہ لاہور پہونچ گئیں۔

نجم الدین علوی صاحبزادہ حاجی وحید الدین صاحب علوی کے بارہ میں اطلاع ملی ہے کہ ۱۹ جون کی صبح کو راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک شکاری کتے نے پیر میں کئی جگہ کاٹ لیا فوراً اسپتال بھیجا گیا جہاں انجکشن لگائے گئے ابھی ۱۴ انجکشن اور لگائے جائیں گے۔ الحمد للہ ٹھیک ہیں۔

معتبر اطلاع ملی ہے کہ اہلیہ و دختر جناب مظفر الدین حیدر مرحوم ۱۲ جون کو ہندوستان سے کراچی براہ دہلی تشریف لائیں۔

سکھر سے ایک اطلاع ملی ہے کہ جناب رئیس الدین صاحب علوی کو گلٹیوں کی بیماری ہو گئی ہے ابھی کچھ روز ہوئے اس میں کافی شدت پیدا ہو گئی تھی۔ علاج ڈاکٹری ہو رہا تھا اب حکیم صاحب کا علاج شروع ہوا معالج نے رائے ظاہر کی ہے کہ ضعف معدہ کی وجہ سے یہ کیفیت شدت پکڑ گئی تازہ خبر ہے کہ کچھ سکون ہو رہا ہے۔

کبیر احمد علوی صاحب صاحبزادہ نذیر احمد مرحوم کے بارے میں ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ان کو ایک ہفتہ سے بخار آ رہا ہے علاج ڈاکٹری کا ہے طبیعت روبہ سکون ہے۔

اعراس: سلطان المجذوبین وارث الانبیا حضرت مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہٗ اور مولانا شاہ تقی حیدر قلندر قدس سرہٗ اور مولانا شاہ تقی حیدر قلندر قدس سرہٗ کا عرس زیر انتظام عرس کمیٹی بر مکان جناب عبد القدوس صاحب ناظم آباد منایا جا رہا ہے ۲ ربیع الاول کو فاتحہ ہوگا۔ ۱۰ بجے قرآن خوانی ہوگی۔

سکریٹری عرس کمیٹی (احسان احمد علوی)

راولپنڈی: زبیر احمد صاحب صدیقی داماد کی حقیقی چچی اہل و عیال اور والدہ محترمہ کے راولپنڈی آئے ہوئے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸)

حالاتِ وطن

بجلی کب تک آئے گی؟

یہ ایک سوال ہے جو حقیقتاً ذمہ داران سے کیا جارہا ہے۔ مگر عوام و خاص دونوں اس سوال کو دفتر سے پوچھ رہے ہیں۔ ظاہر ہے ہمیں علم ہے کہ الکٹرک کے کام کرنے والوں نے براہ راست ذخیرہ مین ٹاؤن ریہ بھی سے کوئی واسطہ رکھا اور نہ کسی اور ہی سے جو بجلی لائن چھوٹے ہوتے ہیں اس پر ضرور ذخیرہ مین سے انجینئر محکمہ سے گفتگو کی تھی۔ قلعے کے میدان سے چودھری محلہ تک نئے ۱۵ کھمبے محکمہ نے منظور کئے ہیں۔ جو لگ رہے ہیں۔ اس وقت تک روشنی نہ آنے کی بڑی وجہ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے ریلوے اور الکٹرک کے محکموں کی آپس کی نزاع ہے ریلوے والے اپنی لائن کے اوپر سے تاروں کو کراسنگ کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تاروں کو زمین دوز لے جاویں جو کسی طرح بھی آسان نہیں ہیں یہ بھی خبریں مل رہی ہیں کہ معاملہ قریب سلجھنے ہو رہا ہے بہت ممکن ہے جولائی آخر یا وسط اگست تک روشنی مل جائے۔ ایک صاحب ذاتی طور پر ذمہ داران حکام سے ملے تھے۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے پاس کوئی صحیح نقشہ موجود نہیں نہ درخواستیں ایسے محلوں سے ملی ہیں۔ اگر دونوں چیزیں مل جائیں تو وہ کوشش کریں گے کہ چھوٹی چھوٹی جگہوں پر کھمبے لگ جائیں۔ بہر حال کوششیں ہو رہی ہیں لیکن زمانہ سرکاری کاموں میں تاخیر کوئی تعجب نہیں۔ جب بھی توجہ ہوگئی کام پورا ہو گیا۔ ہم ذمہ داران محکمہ سے اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ بجلی ہم نے جس ضرورت کے لئے لی ہے وہ زمانہ گرمی کا ہے جو بہت قریب آتا جاتا ہے اور اب صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ ہم ٹسٹنگ مکمل کرا چکے ہیں۔ اگر محکمہ اس کا لحاظ کرے تو بڑی مہربانی ہوگی۔

ولادت: ہمیں معتبر خبر ملی ہے کہ حافظ راشد علی صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے اللہ مبارک کرے اور عمر دراز دے۔

سالانہ زیارتیں:-

۱۲ جولائی مطابق ۱۱ ربیع الاول کو سلطان علی زمانی محفل زیارت حسب معمول منشی محمد جواد علی مرحوم کے زبانی مکان کاکوری میں ہوئی مجمع بہت کافی تھا۔ شام ۵ بجے حضرت شاہ مصطفیٰ حیدر صاحب نے زیارت کرائی۔ دیہات اور شہر کے بھی کافی لوگوں نے شرف زیارت حاصل کیا۔

۱۲ ربیع الاول مطابق ۱۳ جولائی کو تکیہ شریف کا تبرک حبیبیہ مردانی محفل ہوئی۔ بعد عصر زیارت برآمد کی گئی مجمع یہاں بھی کافی تھا۔

۲۰ ربیع الاول کو شاہ ماجد علی قلندر کا سالانہ فاتحہ ان کے منجھلے صاحبزادے شاہ شاکر علی صاحب کے یہاں ہوا۔ فاتحہ ۱۱ بجے ہوا چالیس پچاس شرکا نے ماحضر تناول فرمایا۔ شام کو حسب معمول گذشتہ سجادہ کی طرف سے بعد مغرب فاتحہ ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ قوالی بھی ہوئی۔

علالتیں:-

محترمہ بنا لی صاحبہ اہلیہ شاہ حبیب حیدر قلندر کی طبیعت گرتی ہی چلی جا رہی ہے کھانسی اب تو بعض وقت شدید تکلیف کا باعث ہو جاتی ہے! پاؤں اور چہرہ پر ورم بھی اب شروع ہو گیا ہے کروٹ لینا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

والد شاہ مصطفیٰ حیدر صاحب کی شدید علالت:-

محترمہ کو یکایک قلبی دورہ پڑا۔ خیال ہوا کہ دلی ہے جیسے کہ اس سے پیشتر پڑ چکے تھے ہوگا۔ مگر جوں جوں بات گزرتی گئی تھوڑے تھوڑے وقفے سے برابر سات دورے پڑے علی الصبح جو دورہ پڑا وہ بہت سخت تھا۔ حالت بہت نازک ہو گئی۔ جسم بالکل ٹھنڈا ہو گیا نبضیں دس پندرہ منٹ تک تو ملتی ہی نہیں۔ کورامین انجکشن دینے کی کوشش کی گئی مگر اس وقت نس ہی نہیں ملیں متواتر کوشش کے بعد انجکشن پہنچ پایا۔ دوسرے گلوکوز انجکشن دیئے گئے حالت

(باقی صفحہ ۹ کالم ۲ پر)